فیضانِ رمضان

08-April-2021

هفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

8اپریل، 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

فیضانِ رمضان

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...روزوں کی برکت سے عذابِ قبر سے رہائی مِل گئی...(حکایت)
- ✿...ماہِ رمضان المبارک کے بعض فضائل
- ✿... فرضیتِ روزہ والی آیت کی مختصر تفسیر
- ✿...روزہ رکھنے کے چند جسمانی وروحانی فوائد
- ✿...ماہِ رمضان المبارک کے لئے تیاری کرلیجئے۔

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ(اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس کی بر کت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

درود نہ پڑھنے والا بد بخت ہے

سلطانِ مکہ، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ❁ جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بد بخت) ہے، ❁ جس نے اپنے والدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی شَقِی (یعنی بد بخت) ہے ❁ اور **جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ بھی شَقِی (یعنی بد بخت) ہے۔**[1]

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا، تم پہ کروڑوں درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❶... معجم اَوسط، جلد:3، صفحہ:62، حدیث:3871۔
❷... حدائقِ بخشش، صفحہ:266-271۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، لہٰذا ہر نیک و جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتوں کی عادت بنانی چاہیے کہ اَعْمَال کا ثواب نیت کے مُطابق ہی ملتا ہے، آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے: ۞ اللہ پاک کی رِضا کے لئے بیان سنوں گا ۞ عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے توجُّہ کے ساتھ پورا بیان سُنوں گا ۞ اَحْمد مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رمضان و شش عید کے روزوں کی برکت

حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عِلْمِ فقہ و عِلْمِ حدیث کے بہت بڑے اِمام ہیں، 99 سِن ہجری میں پیدا ہوئے، بڑے متقی، پرہیز گار، عِبَادت گزار اور اپنے زمانے کے امامُ المسلمین تھے، ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو 3 سال مکہ مکرمہ میں قیام کی سَعَادت نصیب ہوئی، فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ میں ایک شخص تھا، وہ روزانہ دوپہر کے وقت حرم شریف میں آتا، طوافِ کعبہ کرتا، 2 رکعت واجِبُ الطَّواف ادا کرتا، پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا، اس کا روزانہ کا یہی معمول تھا، مجھے اس نیک بندے سے محبت ہو گئی، ایک بار یوں ہوا کہ وہ سخت بیمار ہو گیا، مجھے خبر ملی، میں اس کی تیمارداری کے لئے گیا، اُس کی حالت نازک تھی، اس نے مجھے وَصِیَّت کرتے ہوئے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو

1... بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

آپ اپنے ہاتھوں سے مجھے غسل دیجئے، میری نمازِ جنازہ ادا فرمایئے اور مجھے تنہا مت چھوڑیئے گا، ساری رات میری قبر کے پاس تشریف فرما رہئے گا اور مُنْکَر نَکِیْر کی آمد کے وقت مجھے تلقین بھی فرمایئے گا۔

آیئے! سنتے ہیں ہیں کہ تلقین کیا ہے؟ تَلْقِیْن کا معنی ہے: نصیحت کرنا، سکھانا۔ جب مَیِّت کو قبر میں اُتار کر مٹی ڈال دیتے ہیں، اس وقت کوئی بھی شخص قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر مَیِّت کا اور اس کی ماں کا نام لے کر پکارتا ہے: یافُلاں بِن فُلانہ! مُردہ اس کی آواز سُنتا ہے مگر جواب نہیں دیتا، تلقین کرنے والا دوبارہ پُکارتا ہے: یافُلاں بِن فُلانہ! اس بار مردہ اس کی آواز سنتا اور سیدھا بیٹھ جاتا ہے، تلقین کرنے والا تیسری بار بھی یُوں ہی پکارتا ہے: یافُلاں بِن فُلانہ! اس بار مردہ کہتا ہے: مجھے تلقین کر، اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔ اب تلقین کرنے والا کہتا ہے: اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا یاد کر تُو دُنیا سے کس حال میں گیا ہے شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تُو گواہی دیتا تھا کہ اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، وَاَنَّكَ رَضِیْتَ بِاللہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا تُو اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! تلقین کا یہ طریقہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا اور فرمایا: جب تلقین کرنے والا مُردے کو تلقین کرتا ہے تو مُنْکَر نَکِیْر (یعنی قبر میں سوال پوچھنے والے فرشتے) ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں: چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اُس کی دلیل سکھا چکے۔

مَرنے والے کو اس طرح تلقین کرنا اس پر بڑا اِحسان ہے، اگر تھوڑا سا وقت نکال کر تلقین کرنے سے مَرنے والا سُوالاتِ قبر سے بچ جاتا ہے تو تلقین کرنے میں ہرگز سُستی نہیں کرنی چاہیے اَور یاد رہے! کہ یہ تلقین عربی ہی میں ہوگی اور مرنے والے کے ساتھ اس کی ماں کا نام لینا ہے، اگر والدہ کا نام مَعْلُوم نہ ہو تو تمام انسانوں کی والدہ حضرت حَوَّا رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کا نام لیا جائے۔[1]

حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس نیک شخص نے مجھے اسی طرح تلقین کی وصیت کی، میں نے اس کی حامی بھر لی اور اس کی وصیت پر عمل کرنے کا وعدہ کر لیا، جب اس شخص کا انتقال ہوا تو میں نے اس کی وصیَّت کے مُطابِق عمل کیا، اپنے ہاتھوں سے اسے غسل دیا، نمازِ جنازہ ادا کی، قبر میں اُتارا، اُس نے وصیّت کی تھی کہ کم از کم ایک رات مجھے تنہا نہ چھوڑیئے گا، قبر کے پاس رہیے گا، لہٰذا سب لوگ تو چلے گئے، میں وہیں بیٹھا رہا، بیٹھے بیٹھے مجھے اُونگھ آگئی، حالتِ نیند میں ایک غیبی آواز سُنائی دی، کوئی کہہ رہا تھا: اے سفیان! اس کو تیری تلقین اور قُربت کی کوئی حاجت نہیں، ہم نے خود ہی اسے اُنْس دیا اور تلقین کی۔ حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی: **رمضان المبارک اور اس کے بعد شَوّالُ الْمکرم کے 6 روزے رکھنے کی برکت سے۔** حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس ایک رات میں 3 مرتبہ میں نے یہی خواب دیکھا۔[2]

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائِل ہوں

---

1 ... معجم کبیر، جلد:4، صفحہ:348، حدیث:7906۔

2 ... فیضانِ رمضان، صفحہ:395۔

مَہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ!
بَرَاءَت دے عذابِ قبر سے، نارِ جہنّم سے
مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ!
نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں ساماں
عطا کر اپنی اُلفت، اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! مبارک ہو...! سب کو مُبارَک ہو...!! اللہ پاک کے کرم سے، اس کے فَضْل اور احسان سے ایک بار پھر رمضان المبارک تشریف لا رہا ہے، ابھی چند ہی دِن کے بعد ایک شام آئے گی کہ جب نگاہیں آسمان کی طرف لگی ہوں گی، چاند دیکھنے کی کوشش کی جارہی ہو گی، ایک طرف سے آواز آئے گی، وہ دیکھو! رمضان کا چاند نظر آگیا، اس کے ساتھ ہی مَساجِد میں اِعْلانات ہونے لگیں گے: **سب عاشقانِ رسول کو مبارک ہو! عظمتوں، رفعتوں، برکتوں، مغفرتوں والے مہینے رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا ہے، کل اِنْ شَآءَ اللہ! روزہ ہو گا۔**

مرحبا! صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دِل، تازہ ہوا اِیمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحْسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے
اَبْرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور
فَضْلِ رَبّ سے مغفرت کا ہو گیا سامان ہے
ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے، ہر طرف ہیں بر کتیں
ماہِ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے
یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا
مُدّتوں سے دِل میں یہ عطّار کے ارمان ہے[1]

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:98-99۔

آسمانی کتابیں نازِل ہونے کا مہینا

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک واقعی عَظِیْمُ الشَّان ہے، اس کی شان و عظمت اور برکت و رِفْعَت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ اللہ پاک نے انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے، انسان کو جنّت کا راستہ بتانے کے لئے مختلف زمانوں میں 4 بڑی آسمانی کتابیں نازِل فرمائیں: (1): تَوْرات (2): زَبُور (3): اِنجیل اور (4): قرآنِ کریم۔ یہ چاروں کتابیں نازِل کرنے کے لئے اللہ پاک نے جس مہینے کا انتخاب کیا، وہ ماہِ رمضان ہے۔ مُسْنَدِ امام اَحْمد کی روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ **حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفے** رمضان کی پہلی رات نازِل ہوئے، ❁ **تَوْرات شریف** رمضان المبارک کی 7 وِیں رات نازِل ہوئی، ❁ **اِنجیل شریف** رمضان المبارک کی 14 وِیں رات نازِل ہوئی[2] اور مُصَنَّف اِبْنِ اَبِی شَیْبَہ کی روایت میں ہے: ❁ **زَبُور شریف** رمضان المبارک کی 6 تاریخ کو نازِل ہوئی۔[3] باقی رہا قرآنِ کریم تو اللہ پاک نے رمضان المبارک کا تَعَارُف ہی ان الفاظ سے کروایا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ:185)	ترجمہ کنزالایمان: رمضان کا مہینا جس میں قرآن اُترا۔

تجھ پہ صَدقے جاؤں رمضاں! تُو عظیمُ الشّان ہے
تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے[4]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:705-706۔
2 ...مسندِ اَحْمد، جلد:7، صفحہ:85، حدیث:17447۔
3 ...مُصَنَّف اِبْنِ اَبی شیبہ، کتاب: فضائل القران، جلد:7، صفحہ:191، حدیث:5۔
4 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:705۔

رمضان المبارک کے بعض فضائل

سرکار غَوثِ اَعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ فرماتے ہیں: لفظ رمضان میں 5 حروف ہیں، (1): پہلا حرف: رَا، اس سے مراد ہے: رِضۡوَانُ اللّٰہ یعنی رِضَائے الٰہی۔ (2): دوسرا حرف ہے: میم، اس سے مُرَاد ہے: مَحَابَاۃُاللّٰہِ عَنِ الۡعُصَاۃِ یعنی اللہ پاک کا گنہگاروں پر رحمت ومہربانی فرمانا۔ (3): لفظ رمضان میں تیسرا حرف ہے: ضَاد، اس سے مراد ہے: ضَمَانُ اللّٰہ یعنی اللہ پاک کی امان۔ (4): چوتھا لفظ: اَلِف، اس سے مراد اُلۡفَۃُاللّٰہ (محبتِ الٰہی) ہے اور (5): پانچویں حرف "نون" سے مراد ہے: نُوۡرُ اللّٰہ۔ پس معلوم ہوا رمضان المبارک اللہ پاک کی رضا ملنے کا مہینا ہے، رمضان المبارک گنہگاروں پر رحمت برسنے کا مہینا ہے، رمضان المبارک اللہ پاک کی امان ملنے کا مہینا ہے اور رمضان المبارک اللہ پاک کی محبت نصیب ہونے اور نورِ الٰہی ملنے کا مہینا ہے۔

حُضور غوث پاک رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ مزید فرماتے ہیں: رمضان کی مثال سینے میں دِل جیسی ہے، دِل کو نورِ ایمان اور نورِ معرفت سے زینت و خوبصُورتی ملتی ہے، اسی طرح رمضان المبارک کو تلاوتِ قرآن کے نور سے آراستہ ومُزَیَّن کیا جاتا ہے، رمضان کی مثال انسانوں میں انبیا جیسی ہے، انبیا مُجۡرِموں کی شفاعت کرتے ہیں، اسی طرح رمضان بھی روزہ داروں کی شفاعت فرمائے گا اور رمضان کی مثال شہروں میں مکہ اور مدینہ جیسی ہے کہ ان شہروں میں دَجَّال داخِل نہیں ہو سکے گا، اسی طرح رمضان المبارک میں سرکش شیطانوں کو زنجیریں ڈال کر قید کر دیا جاتا ہے۔ ان تمام برکتوں، فضیلتوں کے ہوتے ہوئے بھی جو شخص رمضان المبارک میں بھی اپنی بخشش نہ کرواسکے تو اور کس مہینے میں بخشا جائے گا؟

ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس ماہِ مقدس میں خُوب توبہ کرے، اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس ماہِ مبارک میں کَثْرَت کے ساتھ گریہ وزاری کرے اس سے پہلے کہ رَحْمَت کا وقت گزر جائے۔[1]

بھائیو، بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو | خُلد کے دَر کھل گئے ہیں، داخِلہ آسان ہے
آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو | فیض لے لو جلد یہ دِن تیس کا مہمان ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! رمضان المبارک کے فضائل سے اَحادِیث مالا مال ہیں، چنانچہ اَحادیثِ کریمہ کے مُطَابِق: ۞ رمضان المبارک کی پہلی رات ہی سے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک بند نہیں ہوتے، ۞ جو بندہ ماہِ رمضان کی رات میں نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک اس کے ہر سجدے کے عِوَض (بدلے) اس کے لئے 1500 نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جَنَّت میں سُرخ یاقوت کا گھر بناتا ہے۔ ۞ جو ماہِ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے، اس کے پچھلے گُناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، ۞ صبح سے شام تک 70 ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں ۞ رات اور دِن میں وہ بندہ جب بھی سجدہ کرتا ہے، اس کے ہر سجدے کے بدلے اسے (جَنّت میں) ایک ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ اس کے سائے میں (گھوڑے) سُوار 500 سال تک چلتا رہے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کی رحمت کے قربان! رمضان المبارک میں صِرف ایک

---

1 ...غُنْیَۃُ الطالبین، فصل: رمضان خَمْسَۃ اَحْرُفٍ، جز: 2، صفحہ: 15۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 705-706۔
3 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی الصیام، جلد: 3، صفحہ: 314، حدیث: 3635 ملتقطًا۔

سجدے پر 1500 نیکیاں، جنّت میں سُرخ یاقوت کا گھر اور اتنا بڑا درخت کہ گھوڑے سُوار 500 سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! اس سے وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو معاذ اللہ! نمازِ تراویح نہیں پڑھتے یا پڑھتے بھی ہیں تو 20 پُوری نہیں پڑھتے۔ غَور کیجئے، نمازِ تراویح کی 20 رکعتوں میں کل 40 سجدے ہیں، یعنی جو 20 رکعت تراویح پڑھے تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید ہے کہ اسے 60 ہزار نیکیاں ملیں گی، جنت میں 40 درخت لگیں گے، یہ ابھی صِرف سجدوں کی نیکیاں ہیں، قیام، رکوع اور نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم سننے، اتنی دیر مسجد میں رہنے وغیرہ کا ثواب اس کے عِلاوہ ہے۔ جو نادان 8 رکعت تراویح پڑھ کر گھروں کو چلے جاتے ہیں، وہ گویا 36 ہزار نیکیوں اور 24 جنتی درختوں سے محروم رہتے ہیں اور جو 12 رکعت پڑھ کر تھک جاتے ہیں، وہ 24 ہزار نیکیوں اور 16 جنتی درختوں سے محروم رہتے ہیں، یہ ابھی حدیثِ پاک میں بیان کی گئی تعداد کے مُطابِق ظاہری گنتی ہے، رحمتِ الٰہی کی وُسعت پر نگاہ رکھی جائے تو پوری 20 رکعت نمازِ تراویح پڑھنے والوں کی خوش نصیبی اور ادھوری تراویح پڑھ کر لوٹ جانے والوں کی محرومیوں کا اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے اور پُورا ماہِ رمضان پُوری 20 رکعت تراویح پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

بھائیو! بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
پڑ گئے دوزَخ پہ تالے، قید میں شیطان ہے
بھائیو! بہنو! گُناہوں سے سبھی توبہ کرو
خُلد کے دَر کھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]...وسائل بخشش، صفحہ:706۔

آیئے! اَحادیث میں بیان کئے گئے ماہِ رمضان کے مزید فضائل سُنتے ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ پاک میری اُمَّت کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نظرِ رحمت فرمائے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ ❁ رمضان المبارک کی ہر رات فرشتے میری اُمَّت کے لئے مغفرت کی دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔[1] ❁ بے شک سال کے شروع (یعنی عید الفطر کا چاند نظر آنے سے لے کر) اگلے سال تک جنّت رمضان المبارک کے لئے سجائی جاتی ہے۔[2] ❁ رمضان المبارک میں افطار کے وقت روزانہ 10 لاکھ گنہگاروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کو سورج غروب ہونے سے لے کر جمعہ کو سورج غروب ہونے تک) ہر ہر گھڑی میں 10، 10 لاکھ کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور یہ سب مغفرت پانے والے وہ ہیں جن پر جہنّم واجب ہو چکی تھی۔[3] پھر جب رمضان المبارک کی 29وِیں رات آتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے جہنّم سے آزاد کئے گئے تھے، ان کے مجموعے کے برابر اس ایک رات میں آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔[4]

کاش! ماہِ رمضان میں مغفرت کی خیرات پانے والے خوش نصیبوں میں ہمارا بھی نام شامل ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تُو نے دِل آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنّم کی بہت کی تجویز
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی الصیام، جلد: 3، صفحہ: 303، حدیث: 3603 ملتقطًا۔
2 ... شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی الصیام، جلد: 3، صفحہ: 312، حدیث: 3633۔
3 ... کنزُ العُمّال، جزء: 8، جلد: 4، صفحہ: 223، حدیث: 23716۔
4 ... کنزُ العُمّال، جزء: 8، جلد: 4، صفحہ: 219، حدیث: 23702 ملتقطًا۔

رمضان المبارک کے 2 ناموں کی وضاحت

حضرت سلیمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شعبان کے آخری دِن رمضان المبارک کے فضائل بیان فرمائے، اس میں فرمایا: **ھُوَشَھْرُالصَّبْرِ** رمضان صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، رمضان المبارک مُؤَاسات کا مہینا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کا ماہِ صبر ہونا تو بالکل واضح ہے کہ اس مہینے میں کھانے پینے سے اور ہر وہ چیز جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس سے صبح سے شام تک صبر کیا جاتا ہے، لہٰذا اِسے ماہِ صبر کہتے ہیں۔ باقِی رہا اسے "ماہِ مُؤَاسات" کہنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مُؤَاسَات کا معنی ہے: ہمدردی، بھلائی اور غم خواری۔ چونکہ رمضان المبارک میں سارے مسلمانوں سے، خاص کر قریبی رشتہ داروں سے بھلائی کرنے میں زیادہ ثواب ہے، اس لئے اسے ماہِ مُؤَاسَات کہتے ہیں۔ عُلَمائے کرام نے روزہ فرض ہونے کی حکمتوں میں ایک حکمت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ روزہ فَقْر وفاقَے کا عَمَلی طَور پر اِحْسَاس دلاتا ہے۔ فَقْر کیا ہے؟ غُربَت کیا ہے؟ گھر میں فاقے پر فاقے چل رہے ہوں تو کیسی مشکل ہوتی ہے؟ اس بات کو جتنے بھی آسان لفظوں میں بیان کر لیا جائے، ہم غربت و فقیری کا معنی تو سمجھ لیں گے مگر اس کا پُورا اِحساس حاصِل نہیں ہو گا، اگر بندہ خود بھوک سے دوچار ہو جائے، تب اسے غُربت کا حقیقی مفہوم سمجھ آئے گا اور جب یہ حقیقی مفہوم سمجھ جائے گا تو خود ہی غریبوں، فقیروں کی خیر خواہی کی طرف مائل ہو جائے گا۔

---

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی الصیام، جلد: 3، صفحہ: 305، حدیث: 3608۔

اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ کے والِدِ محترم، مولانا نقی علی خان رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک شخص تھا، اسے صدقہ و خیرات کا بہت شوق تھا، جو ہاتھ آتا راہِ خُدا میں خرچ کر ڈالتا تھا، صدقہ و خیرات بہت اچھا، نیک عَمَل ہے مگر اس شخص کے رشتہ داروں کو اس کا یہ کام بُرا لگتا تھا، وہ اس سے تنگ آتے کہ جو آتا ہے سب کچھ ہی خرچ کر ڈالتے ہو، آخر اس کے رشتہ داروں نے اسے قید کر دیا اور کھانا پانی بھی بند کر دیا تاکہ یہ (مَعَاذَ اللہ!) صدقہ وخیرات سے باز آجائے۔ چند دِن کے بعد جب اسے آزاد کیا گیا تو رشتے داروں کا تو یہ خیال تھا کہ اب یہ خرچ میں کمی کرے گا مگر اس نے پہلے سے بھی زیادہ صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔ رشتہ داروں نے کہا: کیا تمہیں اس قید اور مشقت سے بھی سبق نہیں ملا؟ وہ شخص بولا: سبق ملا ہے اور اس سبق پر ہی عمل کر رہا ہوں، پہلے جب میں بھوک، پیاس اور فاقے سے خود گزرا نہیں تھا، اس وقت بھی مجھ سے کسی کی غربت دیکھی نہیں جاتی تھی، اب تو میں غربت اور بھوک پیاس کی شِدَّت سے آگاہ ہو گیا ہوں، اس لئے اب پہلے سے زیادہ صدقہ و خیرات کرتا ہوں۔[1]

معلوم ہوا روزہ ہمیں بھوک اور پیاس کی شِدَّت کا اِحۡسَاس دلاتا ہے، غریبوں کی غربت کا اِحۡسَاس دلاتا ہے، اس لئے رمضان المبارک کو ماہِ مُوَاسات کہا جاتا ہے۔ **اے عاشقانِ رسول!** یہیں سے یہ راز بھی کھل گیا کہ روزے کی حالت میں گلا سوکھ جانا، آنتوں کا خشک ہو جانا، بھوک اور پیاس کا خوب اِحۡسَاس ہونا روزے کے مقاصِد میں سے ہے۔ اگر

---

1 ...جواہر البیان، صفحہ: 94 بتغیر قلیل۔

ہم سحری میں اتنا پیٹ بھر لیں، عام حالات میں 2 روٹیاں کھاتے ہیں تو روزے میں بھوک پیاس سے بچنے کے لئے 4 روٹیوں کی سحری کرنا شروع کر دیں، افطاری میں بھی خوب پیٹ بھر کر کھائیں اور دِن بھر بھوک پیاس کا بالکل احساس ہی نہ ہو تو اس سے روزے کا اَصل مقصد فوت ہو جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ کھانے سے طبیعت بدمزہ بھی رہے گی بلکہ مِعْدَہ خراب ہونے کا بھی قَوِی امکان ہے۔ لٰہذا رمضان المبارک میں سحری افطاری میں بھی کم کھانے کی سُنّت پر پُورا پُورا عمل کر کے ثواب کمانا چاہئے۔

اگر ہم مالدار ہیں، سحری افطاری میں 10 ڈِشیں تیار کرواسکتے ہیں، افطار بُوفے پر ہزاروں روپے خرچ کر سکتے ہیں، اس کے باوُجود اگر کم کھائیں، سحر وافطار میں سادگی اختیار کریں تو کیا حرج ہے؟ اگر غریبوں کی غربت کا اِحْسَاس بڑھانے کی نیت سے، کم کھانے کی سُنَّت پر عمل کی نیت سے، کھانے پینے میں سادگی کی سُنّت پر عمل کی نیت سے سحر وافطار میں سادگی اختیار کی جائے تو اِنْ شَآءَ الله! ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ہمارے بزرگانِ دِین مَاشَآءَ الله! علیحدہ ہی شان کے مالِک ہوتے تھے، ان کی ہر ادا ہی نرالی تھی، حضرت بِشْر حافِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اولیائے کرام کی صَف میں بڑا نام ہے، ایک مرتبہ سردی کا موسم تھا، حضرت بِشْر حافِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی جگہ بیٹھے سردی سے کانپ رہے تھے اور سردیوں والا گرم لباس (مثلاً سُوَیٹر، جرسی وغیرہ) بھی پاس ہی رکھا تھا، کسی نے عرض کیا: عالی جاہ! سردی بھی ہے، آپ سردی سے کانپ بھی رہے ہیں، گرم لباس بھی موجود ہے تو آپ یہ لباس پہن کیوں نہیں لیتے؟ حضرت بشر حافِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایمان افروز جواب غور سے سنئے! فرمایا: اے بھائی! دُنیا میں غریب بہت زیادہ ہیں، میرے پاس اتنا مال نہیں کہ میں سب کو کپڑے بانٹ

سکوں، چونکہ میں سب کو گرم لباس پہنا کر اُن سے ہمدردی نہیں کر سکتا تو اپنا گرم لباس اُتار کر، سردی محسوس کرکے غریبوں کے ساتھ اِظہارِ یکجہتی کر رہا ہوں۔[1]

فرضیتِ روزہ والی آیت کی تفسیر

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کے روزے اللہ پاک نے ہم پر فرض کئے ہیں، اِرشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۱۸۳﴾ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:183)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم، حضرت علّامہ، مولانا، نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کے تحت بہت قیمتی اور ایمان افروز مدنی پھول دیئے ہیں، آپ فرماتے ہیں: اے عزیز! اس آیت کو پڑھ کر اَوّل تو اسی دولتِ بے نہایت پر غور کرو کہ اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ نے روزہ دار کے ایمان کی گواہی دی ہے اور اسے "اے ایمان والو" کہہ کر پُکارا ہے (اگر دِل میں محبتِ الٰہی کی شمع روشن ہو تو اس خطاب کی حلاوت ہی روزے پر آمادہ کرنے کے لئے کافی ہے مگر اللہ پاک کی شفقت وعنایت اور رَحمت کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوا) اس کے بعد اللہ پاک نے اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کی تسکین اور تسلی کے لئے فرمایا: جیسا کہ تم سے پہلی اُمّتوں پر فرض کئے گئے تھے۔[2]

❶... مرقاۃ، کتاب: صوم، جلد:4، صفحہ:385۔
❷... جواہر البیان، صفحہ:86 بتغیر قلیل۔

اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور اس بیماری کو سَر پر سُوار کرلے، پریشانی میں ڈوب جائے تو ڈاکٹر کا صِرف ایک جملہ اس کی پریشانی دُور کر دیتا ہے، ڈاکٹر جب کہتا ہے: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، موسم تبدیل ہو رہا ہے، آج کل عموماً لوگ بیمار ہو رہے ہیں، بس اسی سے اس کی پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح روزہ بھی پُر مَشَقَّت عبادت ہے، سحر سے افطار تک بھوکا رہنا، چاہے سخت گرمی ہو، گلا سوکھ رہا ہو، پانی موجود ہو، پھر بھی پیاس پر قابُو پانا آسان کام نہیں ہے، اس لئے اللہ پاک نے پہلے ہی تسلی دے دی کہ اے میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلامو! پریشان نہیں ہونا، یہ مشقت صرف تمہارے لئے نہیں ہے، تم سے پہلی اُمَّتیں بھی روزے رکھتی رہی ہیں۔ مولائے کائنات، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: روزہ قدیم (یعنی بہت پُرانی) عبادت ہے، کوئی شریعت اس کی فرضیت سے خالی نہیں۔

اب اس جگہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عِلْم، آپ کی قرآن فہمی اور نکتہ دانی دیکھئے! آپ فرماتے ہیں اگر گہری نظر سے اس آیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اَصْل مَقْصُود یہی تھا کہ روزہ جیسی نہایت نفع بخش عِبَادت صِرْف محبوبِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمَّت پر فرض کی جائے لیکن روزہ مَشَقَّت والی عِبادت ہے، اس لئے اس اُمَّت پر اللہ پاک کی رَحمت و عنایت کو یہ گوارا نہ ہوا کہ ایسی مَشَقَّت والی عِبادت یکدَم اس اُمَّت پر فرض کر دی جائے، لہٰذا اللہ پاک نے اپنی حکمتِ کاملہ سے یہ انداز اختیار فرمایا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک ہر مَذہب و مِلّت میں روزہ فرض قرار دیا تاکہ جب محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نازوں پلے

غُلاموں پر یہ عبادت فرض کرنے کی باری آئے تو وہ پچھلی اُمّتوں کا حال سُن کر بے تکلف روزہ رکھیں اور انہیں مشقت اور پریشانی نہ ہو۔[1]

پھر ایک اور اعتبار سے اللہ پاک کی عنایت و مہربانی مُلاحظہ کیجئے! ارشاد ہوا:

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍؕ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:184) | ترجمہ کنزالایمان: گنتی کے دن ہیں۔

مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ بھی اللہ پاک کی کمال عنایت کی دلیل ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ رَحْمٰن ورَحیم کو انتہا سے زیادہ اس اُمَّت کی دِل جُوئی منظور ہے۔ اس بات کو ایک مِثَال سے سمجھئے! بچہ جب چھوٹا ہوتا ہے، والِد صاحب پہلی دفعہ جب اسے سکول، مدرسے وغیرہ چھوڑنے جاتے ہیں تو اس کی تسلی وتسکین کے لئے کہتے ہیں: بیٹا! فِکْر مَت کرو! ابھی تھوڑی دیر میں چھٹی ہو جائے گی۔ رَحْمت وشفقت اور عنایات کا یہی قاعِدہ یہاں بھی ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلاموں کو تسلی دی اور فرمایا: فکر مت کرو! روزہ گنتی کے دِن (یعنی صِرْف ایک ماہ) فرض ہے۔ ہاں! دِنوں کی گنتی نہ کرو! روزے کی مشقت پر نگاہ نہ رکھو، اس کے فوائد پر غور کرو، روزے رکھو گے تو کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۱۸۳﴾ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:183) | ترجمہ کنزالایمان: کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

یعنی روزے کی برکت سے تمہیں تقویٰ جیسی عظیم نعمت مل جائے گی۔ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزہ ریاضت اور نَفْس کُشی کی مشق (Practise) ہے، اِنسان کے اندر 2 قوتیں ہیں جو تمام گُناہوں کی جَڑ ہیں، ایک شہوت، دوسری غُصَّہ۔ یہ دونوں قُوَّتیں

---

1 ...جواہر البیان، صفحہ:86 بتغیر قلیل۔

زیادہ کھانے پینے سے بڑھتی ہیں اور کم کھانے پینے سے کمزور ہوتی ہیں، لہٰذا جب بندہ کم کھاتا، کم پیتا ہے تو اس کے اندر سے شہوت اور غُصّہ کم ہونے لگتا ہے، نَفْس کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور دِل میں نورِ ایمان بڑھنے لگتا ہے، پھر آہستہ آہستہ یہ مقام حاصِل ہوتا ہے کہ بندہ گُناہوں سے کنارہ کش ہو کر اللہ پاک کی طرف پُوری طرح مُتَوَجِّہ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ نُورِ ایمان سے ہر طرف اللہ پاک کی قدرت کے جلوے دیکھتا اور اپنا ایمان و یقین بڑھاتا ہے۔[1]

مُحَمَّدِ عربی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے پیٹ بھوکے رکھو! اپنے جگر پیاسے رکھو، تم اللہ پاک کو ظاہِر و عِیاں (یعنی ہر طرف اُس کی قدرت کے نشاں) دیکھو گے۔[2] ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح گردش کرتا ہے،[3] بھوک اور پیاس سے اس کا راستہ تنگ کرو۔[4]

مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اے عزیز! تیرے کھانے سے اللہ پاک کے خزانۂ رِزْق میں کمی نہیں ہو گی مگر بات یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے تم نفس کے پابند ہو جاؤ گے اور اللہ پاک اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہو جائے گا۔ جبکہ بھوکا رہنے سے دِل کی صفائی ہو گی، دِل میں رِقّت و نرمی آئے گی، عِبَادت میں لَذَّت ملے گی، عاجزی وانکساری نصیب ہو گی، شہوت کا زور ٹُوٹے گا، نیند میں کمی آئے گی، نیکی پر استقامت ملے گی اور ساتھ ہی ساتھ ہزاروں بیماریوں سے نجات بھی مِل جائے گی۔[5]

1 ...جواہر البیان، صفحہ:87بتغیر قلیل۔
2 ...طبقات الشافعیہ، جلد:6، صفحہ:334۔
3 ...بخاری، کتاب:الاعتکاف، صفحہ:533، حدیث:2038۔
4 ...احیاء العلوم، جلد:3، صفحہ:98۔
5 ...جواہر البیان، صفحہ:87بتغیر قلیل۔

جی ہاں! روزہ رکھنے سے تندرستی ملتی ہے۔ اَوّلین و آخرین کا عِلْم رکھنے والے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صاف صاف ارشاد فرمادیا: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو! تندرست ہو جاؤ گے۔(1)

تفسیر قرطبی میں ہے: ایک مرتبہ ایک غیر مسلم ڈاکٹر حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور کہنے لگا: عِلْم 2 قسم کے ہیں:

(1): عِلْمُ الْاَدْیَان (یعنی دینی عِلْم) اور (2): عِلْمُ الْاَبْدَان (یعنی ڈاکٹری کا عِلْم)۔

آپ کی مذہبی کِتاب قرآنِ کریم میں عِلْمِ دین تو ہے مگر طِبّ (یعنی ڈاکٹری کا عِلْم) نہیں ہے۔ امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تم پُورے قرآن کی بات کرتے ہو، قرآن کی صِرْف ایک آیت کے ایک جُزْ میں ہی پوری طِبّ کا خُلاصہ بیان کر دیا گیا ہے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پارہ 8، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت: 31 کا یہ جُزْ تلاوت کیا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ (پارہ 8، سورۃ الاعراف: 31)	ترجمہ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

اس آیت میں اِسْراف کی 2 صُورتیں ہیں: اَوَّل یہ کہ بھوک نہ ہوتے ہوئے بھی کھا لینا، دوسری یہ کہ خوب پیٹ بھر کر کھانا، اللہ پاک نے ان دونوں باتوں سے منع فرما دیا، پس جو بندہ اچھی طرح بھوک لگی ہو تب ہی کھائے اور ابھی بھوک باقی ہو کہ ہاتھ روک لے تو اِنْ شَآءَ اللہ! وہ تندرست رہے گا۔

اُس غیر مسلم نے آیت سُن کر کہا: چلو یہ تو مان لیا کہ قرآنِ کریم نے چند لفظوں میں

1... مُعجَمُ الْاَوْسط، جلد: 6، صفحہ: 147، حدیث: 8312۔

پُورے عِلْمِ طِب کا خلاصہ بیان کر دیا ہے مگر تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بارے میں کچھ نہیں فرمایا، امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے نانا جان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث ہزاروں ہیں، صِرف ایک ہی حدیث میں آپ نے عِلْمِ طِب کا خُلاصہ کر دیا ہے، چنانچہ حدیثِ پاک ہے: سب سے بُرا برتن جسے انسان بھرتا ہے، وہ اس کا پیٹ ہے، انسان کو صرف چند ہی لقمے کافی ہیں، جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں۔[1] اس غیر مسلم ڈاکٹر نے جب یہ حدیثِ پاک سُنی تو پکار اُٹھا: مَاتَرَكَ كِتَابُكُمْ وَلَا نَبِيُّكُمْ لِجَالِيْنُوْسَ شَيْئًا یعنی تمہاری کتاب اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جالینوس (جو اپنے وقت کا بہت بڑا حکیم ہوا ہے، اس) کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں، ساری ہی طب کا خُلاصہ بیان کر دیا ہے۔[2]

اللہ پاک ہم سب کو رمضان المبارک میں خوب خوب روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، روزے کی برکت سے ظاہری بیماریوں سے بھی شفا عطا فرمائے اور باطنی بیماریوں سے شفا دے کر تقویٰ و پرہیز گاری کی دولت بھی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رمضان المبارک کے لئے ابھی سے تیاری کر لیجئے

اے عاشقانِ رسول! ایسا عظیمُ الشَّان مہینا تشریف لا رہا ہے کہ جس کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے، کیا ہم نے اس کے لئے تیاری کر لی ہے؟ یہ مہینا ہم نے کیسے گزارنا ہے، اس

---

1 ... ترمذی، کتاب: الزہد، صفحہ: 566، حدیث: 2380۔
2 ... تفسیر قُرطبی، پارہ: 8، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: 31، جلد: 4، صفحہ: 118۔

کی برکتیں، چھما چھم برستی رحمتیں ہم نے کیسے حاصِل کرنی ہیں، کیا اس کے لئے ہم نے پلاننگ کرلی ہے؟ اگر نہیں کی تو فوراً کرلینی چاہیے۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق کسی بھی کام میں کامیابی کے بنیادی اُصُولوں میں سے ایک اُصول **"پیشگی پلاننگ"** ہے۔ جو لوگ اپنا جدول (Schedule) نہیں بناتے، پیشگی پلاننگ نہیں کرتے، وہ اپنا قیمتی وقت برباد کر بیٹھتے ہیں۔

کتنے اَفسوس کی بات ہے کہ گھر میں چھوٹی سی دعوت ہو، بیٹے کی شادِی کرنی ہو بلکہ رشتہ دیکھنے کے لئے مہمانوں نے آنا ہو تو ہم ایک ایک چیز کی پلاننگ کرتے ہیں، مہمانوں کو بٹھانا کہاں ہے؟ مہمان نوازی کے طور پر کیا پیش کرنا ہے؟ مہمانوں کے آتے ہی پانی، شربت پیش کرنا ہے یا چائے پلانی ہے؟ کھانے میں کیا کیا بنانا ہے؟ وغیرہ وغیرہ ایک ایک چیز کے متعلق گھر کے اَفْراد کے ساتھ بار بار مشورے کئے جاتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ رمضان المبارک کے بعد صِرْف ایک دِن کے لئے عید الفطر آتی ہے، ہم اس ایک دِن کی تیاری میں پورا ماہِ رمضان گزار دیتے ہیں، کپڑے کیسے خریدنے ہیں؟ جوتا کونسا اور کتنے والا لینا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ ماہِ رمضان کے ابتدائی 10 دِن بمشکل گزرتے ہیں کہ بازاروں میں بھیڑ لگ جاتی ہے، کئی نادان تو صِرْف عید کی شاپنگ کرنے کے لئے روزہ چھوڑ دیتے ہیں کہ چونکہ کل بازار جانا ہے، بہت بھیڑ ہو گی، گرمی بھی بہت ہے، پیاس لگے گی، لہٰذا کل کا روزہ نہیں رکھنا۔ اَسْتَغْفِرُ الله! اَسْتَغْفِرُ الله!

مَعَاذَ الله! کیسی نادانی ہے کہ صِرْف عید الفطر کے ایک دِن کی تیاری ایسے زور، شور سے کی جاتی ہے مگر ماہِ رمضان جس کے صدقے میں، جس کے انعام کے طور پر ہمیں عید کی خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، اُس ماہِ ذیشان کے لئے ہم کوئی تیاری ہی نہیں کرتے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نیک جذبات کے قربان! یہ اللہ پاک کے نیک بندے ایسے جذبے والے اور نیکیوں کے حریص تھے کہ ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی (یعنی ایک مہینا پہلے سے) ماہِ رمضان کی تیاری شروع کر دیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تلاوتِ قرآنِ پاک کی طرف خوب متوجہ ہو جاتے، اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غریب و مسکین ماہِ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، تاجِر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصول کر لیتے (یُوں ماہِ رمضان المبارک سے پہلے ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کر کے (بعض حضرات) اعتکاف میں بیٹھ جاتے تھے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک توفیق عطا فرمائے، رمضان المبارک اچھے انداز میں عبادت و ریاضت کرتے ہوئے گزارنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ماہِ رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے ہی پلاننگ کر لیں، مثلاً ۞ **اس بار رمضان المبارک میں اتنے قرآنِ کریم مکمل پڑھوں گا۔** ۞ **اتنے درودِ پاک پڑھوں گا۔** ۞ اتنے نوافِل ادا کروں گا ۞ اتنا وقت ذِکْر، اَذْکار میں گزاروں گا، یُوں نیتیں بنا کر جدول بنا لیا جائے۔ پیشگی پلاننگ کا بہترین طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ اپنا جدول لکھ کر محفوظ کر لے، ورنہ وقتی طور پر نیت تو بن رہی ہوتی ہے مگر جب رمضان المبارک آتا ہے تو چیزیں ذِہن سے اُتر جاتی ہیں، لہٰذا آج ہی کوشش کر کے رمضان المبارک کا جدول بنا کر کسی محفوظ جگہ لکھ لیجئے۔

---

1 ... غُنْیَۃُ الطالبین، قسم الثالث: مواعظ القرآن، جز: 1، صفحہ: 341۔

رمضان المبارک کا جدول بناتے وقت حکمتِ عملی اپنانی چاہئے، وہ یہ کہ عِبادات میں سب سے اَفْضَل فرائض ہیں اور رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب 70 فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے، لہٰذا اپنے جدول میں فرائض کو فوقیت دی جائے۔ مثلاً بندہ غور کرے کہ جتنا عِلْمِ دین سیکھنا مجھ پر فرض ہے، کیا وہ میں مکمل سیکھ چکا ہوں؟ اگر نہیں تو فرض عِلْم سیکھنے کا بھی وقت رکھا جائے، اسی طرح قضا نمازیں ہوں تو انہیں ادا کرنا وغیرہ۔

فرض عِلْم سیکھنے کے لئے امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب **فیضانِ رمضان، نماز کے اَحکام، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، غیبت کی تباہ کاریاں** وغیرہ مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کرلی جائیں، اسی طرح **بہارِ شریعت** اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر کُتب ورسائل حاصِل کرکے انہیں پڑھنے کا باقاعدہ وقت طے کر لیا جائے، رمضان المبارک میں مَاشَآءَ اللہ! مدنی مُذاکروں کی بھی بہاریں ہوتی ہیں، الحمد للہ! امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماہِ رمضان میں روزانہ 2 مدنی مذاکرے فرماتے (یعنی عاشقانِ رسول کے سُوالات کے جوابات دیتے) ہیں، ایک مدنی مذاکرہ عصر کی نماز کے بعد اور دوسرا نمازِ تراویح کے بعد مدنی چینل پر لائیو (Live) نشر کیا جاتا ہے، یہ مدنی مذاکرے بھی عِلْمِ دین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں، ان مدنی مذاکروں میں شِرکت کی جائے۔

اس کے عِلاوہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی ڈیپارٹمنٹ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر) کی ایک بہت پیاری کتاب ہے: **"رمضان المبارک کے صبح وشام گزارنے کا طریقہ"** یہ کتاب اَصل میں دعوتِ اسلامی کے تحت

ہزاروں مقامات پر ہونے والے اجتماعی سُنّت اعتکاف کا جدول ہے، اس کتاب میں بہت سے فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک کے آخری عشرے (یعنی 21 تا 30 رمضان) کا پُورا جدول دیا گیا ہے، رمضان المبارک کا جدول بنانے کے لئے اس کتاب سے بھی بھرپور مدد حاصِل کی جاسکتی ہے۔

اعتکاف کے فضائل

رمضان المبارک کی برکتیں اور رحمتیں حاصِل کرنے، ماہِ رمضان گُناہوں سے بچ کر نیکیوں میں گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ اِعتِکاف ہے۔ **۞ شعبان المعظم کے آخری دِن سورج ڈوبنے سے پہلے ہی بندہ تیاری کر کے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں پہنچ جائے۔** ۞ مسجد کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے پُورا ماہِ رمضان مسجد میں گزارے، ۞ کبھی تلاوتِ قرآن میں مَصرُوف ہو، ۞ کبھی ذِکْرُ اللہ کرے، ۞ کبھی آخرت کے مُعاملات میں غور و فکر کرے، ۞ کبھی دینی کتابوں کا مطالعہ کرے، ۞ رو رَو کر اپنے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں کرے، ۞ بخشش و مغفرت کی التجائیں کرے، ۞ بس دُنیا سے کَٹ کر پُورا رمضان اللہ پاک کے گھر میں پڑا رہے تو اس کا لطف ہی جدا ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دِن کا اعتکاف کرے گا اللہ پاک اس کے اور جہنّم کے درمیان 3 خندقیں حائل کر دے گا، ہر خندق کی مَسَافت (یعنی دُوری) مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔[1] اُمُّ المُؤمِنِین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے: مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصِل کرنے کی

[1]... شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی الاعتکاف، جلد: 3، صفحہ: 425، حدیث: 3965۔

نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں 10 دِن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے 2 حج اور 2 عمرے کئے۔[2] اِبنِ ماجہ شریف کی روایت میں ہے: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کے لئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[3] یعنی مُعْتَکِف اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمان سے ملاقات، بیمار کی مزاج پرسی، نمازِ جنازہ میں حاضِری وغیرہ اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ حضرت حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اجتماعی سُنَّت اعتکاف کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ہر سال لاکھوں لاکھ مسلمان رضائے الٰہی پانے، سُنَّتِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنانے، رحمتوں برکتوں سے مَعْمُور اور ثواب سے بھرپور شبِ قدر پانے کے لئے اس مہینے کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے ہیں، یقیناً یہ بہت بڑی سعادت ہے لیکن عِلْمِ دین کی کمی اور معلومات نہ ہونے کی وجہ سے کئی مُعْتَکِف حضرات مسجد کے آداب اور عبادات کو صحیح طور پر بجالانے

---

1 ... جامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8480۔

2 ... جامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8479۔

3 ... ابن ماجہ، کتاب: صیام، باب: فی ثواب الاعتکاف، صفحہ: 284، حدیث: 1781۔

4 ... شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی الاعتکاف، جلد: 3، صفحہ: 425، حدیث: 3968۔

میں کامیاب نہیں ہو پاتے، نتیجۃً اعتکاف کی برکتیں پُوری طرح حاصِل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو قرآن وسنت کا عامِل بنانے، انہیں عِلم و عمل کے زیور سے آراستہ کرنے اور عبادات کا ذوق وشوق بڑھانے کے لئے کوشاں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہر سال ملک وبیرون ملک ہزاروں مساجد میں اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ ہوتا ہے، اس اعتکاف کا صبح سحری سے لے کر اگلی سحری تک ایک ایک منٹ کا جدول بنا ہوتا ہے، مبلغین سیکھنے سکھانے کے حلقے لگاتے ہیں، کبھی درس وبیان کے ذریعے عِلمِ دین سیکھنے کا موقع ملتا ہے، کبھی قرآنِ کریم درست مخارج اور تجوید و قراءت کے ساتھ سیکھنے کے حلقے، کبھی سنتیں و آداب سیکھنے، کبھی دُعائیں یاد کرنے کے حلقے، فرض عُلُوم سیکھنے سکھانے کی ترکیب، قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سننے سنانے کے حلقے، اس کے ساتھ ساتھ اشراق وچاشت، اَوّابین، نمازِ توبہ، تہجد، سحر وافطار کی رِقّت انگیز دُعائیں، الغرض عِلمِ دین اور نفل عبادات کی برکتوں سے مالامال یہ اجتماعی اعتکاف کردار نکھارنے، سنتوں کا پابند بننے اور رمضان المبارک کی برکتوں سے جھولی بھرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اے عاشقانِ رسول! دُنیوی کام نہ کبھی ختم ہوئے ہیں، نہ کبھی ہوں گے، مجبوریاں ساتھ ساتھ چلتی ہی رہتی ہیں، آئندہ سال نہ جانے ماہِ رمضان دیکھنا نصیب ہو گا یا نہیں، بَس ہمت کیجئے، ذِہن بنائیے اور اس بار دعوتِ اسلامی کے تحت اجتماعی اعتکاف میں شرکت کر ہی لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ! بے شُمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ آپ کی ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ

بگڑے اخلاق سنور گئے

شُجاع آباد ضلع ملتان کے ایک اسلامی بھائی والدین کے معاذ اللہ انتہا درجہ گستاخ تھے، کرکٹ اور بلیرڈ کھیلنے میں دِن برباد کرتے اور رات ویڈیو سنٹر کی زینت بنتے، ماہِ رمضان المبارک میں ماں باپ سے انہوں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی، اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھے، غضب کے جذباتی تھے اسی لئے معاذ اللہ کئی بار خودکشی کی بھی کوشش کی مگر الحمدللہ! ناکامی ہوئی۔ اللہ پاک کے کرم سے ان کو ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد میں اعتکاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی، ان کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ معتکف ہوگئے۔ الحمدللہ! اجتماعی اعتکاف کی برکتوں کے کیا کہنے! کلین شیو اور پینٹ میں کسے کسائے تھے مگر سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنتوں بھرے بیانات اور عاشقانِ رسول کی صحبت نے وہ رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانا شروع کردی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجالیا اور چاند رات خوب رَو رَو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگئے۔ ان کا کہنا ہے: خدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہت اچھی گزری۔ واپسی پر گھر آکر امی جان کے قدموں سے لپٹ گئے اور اس قدر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور بے ہوش ہوگئے۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے انہیں گھیرے ہوئے تھے اور تصویرِ حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک

رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے! الحمد للہ! گھر میں بہت اچھی ترکیب بن گئی۔[1]

بگڑے اخلاق سارے سنور جائیں گے | مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بس مزا کیا مزے کو مزے آئیں گے | مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلتجا | مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہو گا راضی خُدا، خوش شہِ انبیاء | مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

دار الافتاء اہلسنت موبائل اپیلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل اپیلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: (Dar-ul-Ifta Ahlesunnat) (دارالافتاء اہلسنت)۔ یہ اپیلی کیشن Android اور IOS دونوں طرح کی ڈیوائسز سے بآسانی ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے، اس موبائل اپیلی کیشن میں ✵- مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سوالات کے جوابات آڈیو، ویڈیو اور ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں۔ ✵- احکامِ تجارت۔ ✵- فرض علوم کورس ✵- اور تجارت کورس بھی اس اپیلی کیشن میں شامِل ہے۔ فرض علوم سیکھنے، روز مَرّہ مسائل کا شرعی حل جاننے کے لئے یہ اپیلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لیجئے، خود بھی اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ

1 ... فیضانِ رمضان، صفحہ: 412۔

نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"بچوں پر شفقت کرنا" سُنّت ہے

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں۔ (2) (2): جنّت میں ایک گھر ہے جس کا نام ہے: دَارُ الْفَرَح (خوشی کا گھر)، اس میں وہی لوگ داخِل ہوں گے جو بچوں کا دل خوش کرتے ہیں۔ (3)

اے عاشقانِ رسول! بچوں پر شفقت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ ہے ❁ ہمارے پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے ❁ جب بھی نیا پھل آتا اس میں برکت کی دعا فرمانے کے بعد سب سے پہلے بچوں کو عنایت فرماتے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کرتے ❁ بچوں کی تَحْنِیْک فرماتے (یعنی گھُٹّی دیا کرتے)، ان کو گود میں بٹھایا کرتے تھے، ایک روز حضرت اُمِّ قَیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے دودھ پیتے بچے کو خدمتِ اَقدس میں لائیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیا اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر پانی بہا دیا اور کچھ نہ فرمایا ❁ ایک دیہاتی جانِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ... جامع بیانِ عِلْم، بَابُ: عِلْم کے فضائل، جلد: 1 صفحہ: 201، حدیث: 220۔
2 ... ترمذی، کتاب: بِرُوَالصلہ، صفحہ: 471، حدیث: 1919۔
3 ... جامع صغیر، صفحہ: 140، حدیث: 2321۔

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آیا اور کہا: آپ بچوں کو چُومتے ہیں، ہم تو ایسا نہیں کرتے۔ اِرْشاد فرمایا: جب اللہ پاک تمہارے دل سے رَحْم نِکال لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔[1]

مَاشَآءَاللہ! عامِلِ سُنَّت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بچوں پر بڑی شفقت فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُلِلّٰہ میں نے بعض اوقات اپنے بچوں سے بھی مشورے کیے ہیں اگرچہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کرنا کیا ہے، اِس کے باوجود صِرف ان کا دِل رکھنے کے لیے ان سے مشورہ کرلیتا ہوں۔ بچہ مشورہ دینے کا اہل نہیں ہوتا مگر میرے مشورہ کرنے سے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ میں نے اس سے مشورہ کیا ہے۔ بعض اوقات بچہ ایسی بات کر دیتا ہے کہ اپنی ساری کی ساری حکمتِ عملی دَھری کی دَھری رہ جاتی ہے کہ یار اس بچے نے واقعی کام کی بات کی ہے۔ بچوں کی دِل جوئی کی نیت سے میں نے بارہا ان کے مشوروں پر عمل بھی کیا ہے۔ میرے ذہن میں ایک حدیث پاک بیٹھ گئی ہے کہ جَنَّت میں ایک مکان ہے جس کو دَارُ الفرح کہا جاتا ہے یہ اس کے لیے ہے جو بچوں کا دِل خوش کرتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...سیرت رسول عربی، صفحہ: 325 تا 330 خلاصۃً۔

2 ...دولہا پر پھول نچھاور کرنا کیسا؟، صفحہ: 13 تا 14۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہُ کے درمِیان بِٹھا لِیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ... اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ... مُجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
2 ... تاریخِ ابنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔